(Urdu)

2305

1640/1971

विभाग मंत्रालय
______ DEPARTMENT MINISTRY

शाखा
______ BRANCH

मंत्रणा संग्रह
Consultation Collection ______

संख्या
No. 2305 27 ______

दिनांक
Date 2305 - 27 - P

विषय
Subject ______

पूर्व निर्देश
Previous reference

बाद का निर्देश
Later reference

Microfilm

IMPERIAL RECORD DEPARTMENT
RECEIVED
4 JUL
891.43
Kh 598

خونی کانپور

عرف

بہادر عورت

مصنفہ جناب محمد ابراہیم صاحب ابرار دہلوی وارد حال تیلی محلہ بمبئی نمبر (۸)

(...مطبوعہ رحیمی پریس ٹکی پورہ پائیدھونی گلی اصطبل اسٹریٹ بمبئی پرنٹر عثمان خدابخش)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کانپور کا خونی اسٹیج اور قدرتی ڈرامہ

سنہ ۱۹۳۱ع کا زمانہ ہے مارچ کا مہینہ شروع ہے۔ دریائے گنگا کے کنارے یہ چھوٹا سا شہر آباد ہے زیادہ تر اس میں ہندو بستی بہت ہے روپیہ میں ۲ آنہ بھی نظر نہیں آئے اور ان لوگوں کے مندر بھی کثرت سے ہیں۔ کانپور شہر میں انگریزی عملداری ہے۔ مگر ہندوؤں کی کثرت سے انہیں کا راج معلوم ہوتا ہے۔ باوجود انکی زیادتی کے آج تک کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہیں آیا تھا دونوں قومیں ملکر گذران کیا کرتی تھیں۔ مگر چرخ کج رفتار نے ایکدم آنکھیں بدلیں۔ ساتھ ساتھ زمانہ بھی پلٹ گیا۔ دریا برباد کر ڈالا۔ ہاں چند مسلمان جو اس شہر میں آباد تھے۔ ظالمو نے اُن کو بھی چین نہ لینے دیا۔ آخرکار مرد عورتوں معصوم شیرخوار بچوں کی آہوں نے عرش عظیم سے ٹکر کھائی تو دریائے رحمت جوش میں آیا تو ایک معصوم ۱۵ سالہ لڑکی (مسلمان) کے جسم میں وہ قوت پیدا کردی جسکی تعریف سے ہمارا قلم قاصر ہے۔ اب یہاں سے ہمارا مختصر قصہ شروع ہوتا ہے۔

کانپور کی ایک مشہور ہندو بستی میں صرف ایک مکان مسلمان کا تھا۔ مگر پورے خاندان کے تھے خار غلبان شخص چار نوجوان لڑکے ایک بیوی دو لڑکیاں ایک کی عمر ۱۸ سال کی تھی اور دوسری کی عمر ۱۵ سال کی تھی حسن اور خوبصورتی میں یکتا کے زمانہ تھی طرہ یہ کہ پروردگار عالم نے بہادری کا جوہر عطا کیا۔ اسکے والد نے اسکو تلوار اور لکڑی وغیرہ کے ہاتھ سکھائے تھے۔ بچپن ہی سے اسکا مزاج بہادرانہ واقع ہوا تھا۔ دن ڈھلنا شروع ہو گیا ہے تھوڑی دیر میں چار بجے چاہتے ہیں کہ شہر میں ایکدم سے کچھ شور و غل کی آواز کانوں میں آتی ہیں مرد لوگ اپنے اپنے گھروں سے نکل کھڑے ہوئے اس لڑکی کا باپ اور بھائی وغیرہ بھی سب بازار میں گئے کسی کو کچھ گمان بھی نہ تھا کہ ہندو اور مسلمانوں میں جنگ ہو رہی ہے۔ گھر میں سب عورتیں

NATIONAL ARCHIVES LIBRARY
No 2305
16.2.72
GOVT. OF INDIA

بے چین ہیں کہ نہ معلوم یہ شور وغل کیسا ہو رہا ہے تھوڑا عرصہ گذرا ہو گا کہ اچانک ۱۲ یا ۱۴ آدمی جن کے جسم پر لنگوٹے کسے ہوئے اور تمام برہنہ اور ہر ایک کے ہاتھ میں چھ چھ فیٹ کی لاٹھیاں تھیں اس بستی میں آئے جس میں یہ مسلم خاندان آباد تھا اب یہاں پر ہم اس لڑکی کا نام بتانا چاہتے ہیں جو اس گھر کا چراغ ہے جس کی جوانی کی راتیں بڑی امنگوں کے ساتھ کٹی ہوں گی جسکا نام بی جمیلہ ہے اسکی بڑھیا ماں بے چین ہے کبھی باہر جاتی ہے کبھی اندر آتی ہے۔ اسوقت دروازہ میں کھڑی بیتابی کے ساتھ اپنے شوہر اور اپنے پیارے بیٹوں کا انتظار کر رہی تھی کہ اچانک وہی ۱۲ یا ۱۴ آدمی جنکو حرص کا شکار یا دنیا کے لالچی کتے کہا جائے اندر گھس آئے اور اس عورت کو جو جمیلہ کی ماں ہے اپنی بزدلی کی لاٹھیوں سے زخمی کر کے درجہ شہادت کو پہونچا دیا یہ خوفناک منظر دیکھکر اس لڑکی نے جسکا نام جمیلہ ہے اندر سے نعرۂ تکبیر زور کے ساتھ لگایا جسکی ہیبت سے وہ لعین کانپ گئے۔ ایک بھیڑیا آگے چلا اور اس لڑکی کو بھی اپنی لاٹھی کا نشانہ بنانا چاہا۔

جمیلہ:۔ خبردار او نامرد بزدلو اسطرف ہاتھ نہ بڑھانا۔ لاؤ پہلے میں اس لاٹھی کو اپنی تلوار سے کاٹ لوں جسنے میری معصوم ماں کا خون پیا ہے۔

(ایک بدمعاش) ہم تجھکو مارنا نہیں چاہتے تو بڑی خوبصورت ہے اسلئے شدھی ہو جا اور عیش کی زندگی بسر کر۔ ورنہ سمجھتی ہے اسوقت تو اکیلی ہے صرف ایک لاٹھی کافی ہے۔

جمیلہ:۔ مقابل ہے سبق دوں کلمۂ توحید کا۔ نظر آئے تجھے جلوہ خدا کی دید کا

بدمعاش:۔ چپ شیطان۔ لو اب آدمرپاہ کو بھی مار دیا۔

جمیلہ اب کیا کہتی ہے۔ اگر تو ہمارے ساتھ چلے تو اپنے بھائی کو بھی لیلے۔ ورنہ تجھے پہلے تیری آنکھوں کے سامنے مارا جائیگا۔

جمیلہ:۔ کیا کروں اپنے بھائی کی جان بچاؤں یا تمھارے ساتھ مشرک بن جاؤں۔ بدمعاش ضرور ایک بات کرنی پڑے گی

بدمعاش :- اگر عید سے پہلے اپنے بھائی کی قربانی کرنیکو تیار ہے تو تجھ کو چھوڑ
دیا جائے گا۔

جمیلہ :- لو میرا باپ آگیا (سب اِدھر اُدھر دیکھتا اور جمیلہ کا کھونٹی پر سے تلوار اُتارنا
جمیلہ ایک بدمعاش کے تلوار مارتی ہے وہ لکڑی پر روکتا ہے۔ تلوار لکڑی کو کاٹتی
ہوئی اُس کے شانہ پر لگتی ہے آخر کو واصل جہنم ہوتا ہے۔ یہ حال دیکھ سب بدمعاش
اس لہو کی شیرنی سے مقابلہ کرتے ہیں۔ ایک بدمعاش اس کے چھوٹے بھائی نواب کو
لاٹھی سے زخمی کر کے مار ڈالتا ہے۔ یہ منظر دیکھ کر معصوم جمیلہ کی تلوار بجلی کی طرح
چمکتی ہے اور آن کی آن میں اس چہار دیواری کے اندر خون کا نالہ بہتا ہوا نظر آتا ہے
خود بھی زخموں سے چور ہے۔ مگر تلوار ہاتھ سے نہیں چھوٹتی آخر کار اس معصوم کی نعرہ
تکبیر پھر گونجی اور ظالم بدکشوں نے اپنے کیے کی سزا پائی۔ اور بہادر عورت کی
تلوار سے یہ پہلوان تہ خاک ہوئے مگر ایک بھی بچ کر نہ جا سکا۔ بہت پھرتی سے
ان سب بدمعاشوں کو واصل جہنم کر کے اپنی ماں کی لاش پر جاتی ہے۔ بھائی
کو دیکھتی ہے معصوم کا بھیجہ لاٹھی کی ضرب سے نکلا پڑا ہے۔ غرض دونوں لاشوں
کو لیکر ایک کمرے میں پوشیدہ کرتی ہے اور مردانہ لباس پہنکر اپنی تلوار کپڑوں
میں پوشیدہ کر کے باپ کی تلاش میں نکل جاتی ہے راستہ میں ایک مسجد
میں کیا منظر دیکھتی ہے۔ بہت سے ہندو لوگ گھسے ہوئے ہیں اور سب کے
ہاتھوں میں لاٹھیاں ہیں اور بڑی بیدردی سے مظلوم مسلمانوں پر لاٹھیاں
چلا رہے ہیں ان خونخوار بھیڑیوں نے تین سر کاٹ کر مسجد کے دروازہ پر ٹانگ
دیے ہیں۔ یہ واقعہ دیکھ کر بڑی پھرتی کیساتھ جمیلہ مسجد میں داخل ہوئی۔ اپنی
تلوار کو میان سے باہر کرتی ہے اور بہت سی لاٹھیوں میں صرف ایک تلوار چمکتی نظر
آتی ہے۔ جو ہر ایک لکڑی کے دو ٹکڑے کرتی ہوئی سر کے یا سینہ کے پار ہو
جاتی ہے۔ یہاں تک خون مسلم اور خون مشرک دونوں برابر ہو رہے ہیں۔
بہت سے مشرک واصل جہنم ہوئے اور بہت سے بھاگ گئے آخر کار کچھ دیر

یہ خوفناک منظر دیکھنے کیلیے رامی خوان پر بیٹھ جاتی ہے اور حسرت کی نگاہوں سے اُن لاشوں پر نظر ڈالتی ہے جو کچھ تڑپ رہے ہیں اور جو کچھ ٹھنڈے ہو چکے ہیں۔ آخر کار ایک لاش کو دیکھتی ہے تو آنکھوں میں اندھیرا آجاتا ہے اور سوچتی ہے کہ اس لاش پر میرے باپ کے سے کپڑے ہیں۔ پاس جاتی ہے لاش کو بے سر پاتی ہے آبدیدہ ہوتی ہے اور سامنے نظر پڑتی ہے تو دو سر دل کو دیکھتی ہے کہ مسجد کے دروازہ پر آویزہ ہیں اُتارتی ہے۔ ایک سر اپنے باپ کا پاتی ہے۔ کچھ ملال نہیں کرتی ہے۔ قدرت کو یہی منظور تھا۔ اور اب رات زیادہ آگئی ہے۔ اپنے باپ کے سر کو لیکر اپنے مکان کیطرف روانہ ہوتی ہے۔ مگر دور سے دیکھتی ہے کہ آگ کے شعلہ بلند ہو رہے ہیں ایک مکان کے نزدیک پہنچتی ہے تو اس کی چار دیواری سے شعلہ نکلکر اُسکو آنے سے منع کرتے ہیں آخر کار واپس مسجد کو جاتی ہے کہ باپ کی لاش سے کچھ اُن کے ظلم و ستم کی داستان کہونگی۔ کچھ سوچتی ہے پھر دعا کے لئے ہاتھ اُٹھاتی ہے اور کہتی ہے کہ شکر ہے پروردگار کہ میں اپنی بوڑھی ماں کو اور معصوم بھائی کو کسطرح کفن دفن کرتی۔ ہاں میں تیری احسان مند ہوں کہ تو نے اُن کو آگ کے سپرد کردیا۔ آخر کار مسجد میں پھر داخل ہوتی ہے لاش ایک بھی نظر نہیں آتی تو اس خون پر بے ہوش ہو کر گر جاتی ہے۔

حصہ دوم

ہندوستان کا وحشی

اے سیاہ رو وحشی کمینہ بدگماں
ہوئے جبین کے داغ اے وہی ہندوستان

تجھ پہ لعنت ہوئے فرنگی کے غلام بے شعور
یہ قضا ہوئے صلح پرور یہ فسادے کا پیوند

تجھ کو غوث نے جنا ہے یہ چھوٹے ہے الم لعین
آدمی کے عقل ہے اور تو ہر گز نہیں

تیری جانب اُٹھ رہی ہے دیکھ دوزخ کی نگاہ
صبح و زنار میں جکڑے ہوئے دیو روسیاہ

تیغ بُراں اور عورت کا گلا اے بے صفات
چھوٹ جائیں تیری نبضیں ٹوٹ جائیں ہیہات

مرد ہے تو اس سے لڑ پہلے جو مارے پھر مرے
تو نے بچوں کو چبا ڈالا خدا غارت کرے

تو نے او بزدل لگا دی ہے گھر و بہن جسکے آگ
کیا نہیں ہاتھوں میں لیگا خشت آزادی کی باگ

دلمیں کھوٹ ہے اور دلمیں بدی نیت خراب
اولیا باطن یہ عالم اور آزادی کے خواب

سن کہ کم ظرفوں کو دیں دے ہیں سکتی خراج
یہ ترا چھوٹا سا منہ مسلنگ ہستی اور تاج

اسطرح انسان اور شہرت کرے انسان پر
تف ہے تیرے دلیر تف تیرے ایمان پر

رکھنے والا ہے آزادی کی جان پر و جہاد
بجنے ہی والا ہے ناقوس غلامی زندہ باد

گاندھی کا راج

ہوا معلوم اب سب کو کہ گاندھی چال کرتا تھا
نمک کے واسطے بس عورتوں کو ڈھال کرتا تھا

تیری گیارہ قلم اب کونسے دفتر میں ہے گاندھی
تو جسکے واسطے دو سال سے جنجال کرتا تھا

نمک کیواسطے جب گھر سے نکلا تھا تو لڑنے کو
بچا ان عورتوں کو کیسے پامال کرتا تھا

اگر سوراج کے پردہ میں ہندو راج کرتا تھا
مسلمانوں کو کیوں گمراہ اے دجال کرتا تھا

مسلمان تجھ سے کیوں ملتے تو آخر بھی دشمن تھا
تو اُن کے واسطے تیار اپنی جان کرتا تھا

مسلماں تیرے پھندے میں نہیں آئینگے او ظالم
وہی پھر کام کر گاندھی جو اگلے سال کرانا

ہے جسکا نام آزادی وی ون اٹین سٹرنکی

ہے جسکا نام آزادی وی ون اٹین سٹرنکی
یہی کہتے ہیں شوکت بھی وی ون اٹین سٹرنکی

جو تنظیم اٹھا لینگے جو ہم طاقت دکھا دینگے تو
تو سب کھونی پونجی وی ون اٹین سٹرنکی

اٹھا کر قوم کا جھنڈا الجھا کر ملک کا ٹونکا
ای مین سی بلیٹین آف کنٹری وی ون اٹین سٹرنکی

اگر ہم سے کوئی پوچھے کہ تم کب لینا حق لوگے
ٹل ہم الٹی میٹم ٹل وی ون اٹین سٹرنکی

یہ سٹرنگ ہے کہو کہ انکو دیکھنا تم ہے
اور روس لاسٹ پروپرٹی وی ون اٹین سٹرنکی

یہ ہندوستان کی ملکیت ہے ہمیں حقدار ہیں اس کے
وہ دھان آسمان اب ہم لونگی وی ون اٹین سٹرنکی

یہ گاندھی راج والوں کے ستم سے ایکدن چھوٹے
اٹیم ٹنگ ٹین والو نٹی وی ون اٹین سٹرنکی

ہمارے حق کو تو منظور کرلے ورنہ او ظالم
دی آئی اے بل شعی ستنی وی ون اٹین سٹرنکی

آثار قیامت

مسلمو قرب قیامت ہے تمھیں سوراج کیا کرنا
بادشاہت خلد میں کرنا ہمیں سوراج کیا کرنا

عزتیں اپنی بچھاؤ سلامت ایمانکو لیجاؤ
قیامت کی نشانی ہے ہمیں سوراج کیا کرنا

اسلام وہ شے ہے در خیبر کے ٹکڑے کردو جسنے
اگر بازو میں قوت ہے تو پھر سوراج کیا کرنا

ہندو تم کو مبارک ہو تمھارا گاندھی
ہند کا راج دلائیگا تمھارا گاندھی

ہمکو امید نہیں تم سے صلح کی ہرگز
ہم بھی مطلب کے ہو خود غرض تمھارا گاندھی

ہند کو جسنے تباہ کرکے نمک بھی کھویا
دیکھ لو تھک گیا آخر کو تمھارا گاندھی

راؤنڈ ٹیبل میں بٹھائے گو وہ جائیگا ضرور
ہم دکھا دینگے جو بولیگا تمھارا گاندھی

ابرار کا کہنا بھی سچ ہوا آخر دیکھو
کہ نل جائیگا برٹش سے تمھارا گاندھی

کانپور کا خونی منظر

۲۰ مارچ کا جنگی واقعہ

بیمقدار لاشوں میں ایک خاک بست زخمی کی صدا کانپور کا میدان جنگ

پہ توجہ مبرطہ تریقہ کا پرواز کرنا

وہ شہید تیغ جفا ہوں میں جسے آسماں نے مٹا دیا
میرے لب سے نکلی نہ آہ تک مجھے گولیوں سے اڑا دیا

وہ بہائیں خون کی ندیاں کہ پکار اعرش بھی الاماں
وہ پلٹ پلٹ کے ستم کئے کہ ہلاکو خاں کو بھلا دیا

ہمیں جاں نثار ہیں ہند کے ہمیں دلفگار ہیں ہند کے
ہمیں پاس مہر و وفا کا ہے انہیں جان دیکے دکھا دیا

کوئی بیٹھ کر نہ سنبھل سکا کوئی دوڑ کر نہ اچھل سکا
وہ مسلموں کے خون کے لال تہ خاک جن کو ملا دیا

کوئی کشتہ تھا بے کفن کوئی لوٹ پوٹ تھا خستہ تن
جو کسی میں باقی رہی رمق تو پلیٹ نے کے چرکہ لگا دیا

بھلا کون کرتا تھا حق رسی کہ سرہانے روتی تھی بے کسی
جسے چاہا جسکو دبا دیا جسے چاہا اس کو بہا دیا

وہ یتیم کرتے ہیں زاریاں ہیں نصیب جن کو یہ خواریاں
وہ گھروں میں روتی ہیں عورتیں جنھیں ہائے بیوہ بنا دیا

جناب امام حسین کی یاد تازہ کرنیکے لئے یکم محرم الحرام سے ہماری ایک زبردست کتاب ظلم یزید شہید کربلا نکلے گی۔ مصنف ابرار